97501 ـ کمونسٹ حکومت کے ماتحت رہنے کی بنا پر نماز روزے کا علم نہیں کیا اب ان کے ذمہ قضاء ہے ؟

سوال

میں ایك بلغاری مسلمان عورت ہوں، ہم کمونسٹ حکومت کے ماتحت زندگی بسر کرتے رہے ہیں، اور اسلام کے متعلق ہمیں کسی بھی چیز کا علم نہیں، بلکہ اکثر اسلامی عبادات ممنوع تھیں، بیس برس کی عمر تك تو مجھے اسلام کا کچھ علم نہ تھا، اور اس کے بعد اللہ کی شریعت پر عمل کرنا شروع کیا، میرا سوال یہ ہے کہ:
اس سے قبل میں نے جو نمازیں ادا نہیں کیں،اور روزے نہیں رکھے کیا اس کی میرے ذمہ قضاء ہے ؟
اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سب سے پہلے تو ہم اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ آپ ظالم اور فاجر کمونسٹ حکومت سے نجات حاصل کر لی ہے، چالیس برس سے زائد مسلمانوں پر ظلم و ستم ہوتا رہا، اور ان کا دینی تشخص ختم کرنے کی کوشش کی جاتی رہی، اور اس مدت میں مساجد کو منہدم کیا گیا، اور کچھ مساجد کو عجائب گھروں میں تبدیل کر دیا گیا، اور اسلامی مدارس پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا، اور مسلمانوں کے نام تبدیل کیے گئے، اور اسلامی تشخص کو بالکل مٹانے کی کوشش کی گئی، لیکن .. اللہ تعالی تو اپنا نور مکمل کر کے رہے گا، چاہے کافر ناپسند ہی کریں.

تو اس طرح (1989م) کمونسٹ حکومت اپنی ظلم و زیادتی لیے ہوئے ختم ہو چکا جس سے مسلمانوں کو بہت شدید خوشی حاصل ہوئی اور وہ اپنی قدیم مساجد کی طرف پلٹے اور ا نکی مرمت کرنے لگے، اور اپنے بچوں کی قرآن مجید کی تعلیم دینے لگے، اور مسلمان عورتیں باپرد ہو کر راستوں اور شاہراہوں پر نکل آئیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے دین کی جانب اچھی طرح لائے، اور ا نکی مدد و نصرت فرمائے، اور انہیں عزت عطا کرے اور ان کے دشمن کو ذلیل و رسوا کرے. آمین

دوم:

بلغاریا میں مسلمانوں کی ایك نسل كمونسٹ حكومت كے تحت پرورش پائی جسے اسلام كےمتعلق كسی چیز كا علم ہی نہ تھا، صرف انہیں یہ پتہ تھا كہ وہ مسلمان ہیں، كیونكہ كمونسٹ حكومت اسلام كی تعلیم میں حائل ہو چكی تھی، اور اسے دینی تعلیم حاصل كرنے نہ دیتی تھی، بلكہ قرآن مجید بھی اپنے ملك داخل نہیں ہونے دیتی تھی، اور نہ ہی كوئی اسلامی كتاب لے جا سكتا تھا.

اور یہ لوگ جنہیں اسلامی احكام اور عبادات اور فرائض كا علم نہ تھا ان كے ذمہ ان عبادات كی قضاء میں سے كچھ لازم نہیں، كیونكہ جب مسلمان كے لیے شرعی علم حاصل كرنا ممكن نہ ہو، اور نہ ہی اسے شرعی احكام پہنچے ہوں تو اس پر كچھ لازم نہیں آتا.

كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اللہ تعالی كسی بھی جان كو اس كی استطاعت سے زیادہ مكلف نہیں كرتا البقرۃ (286).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" مسلمان اس پر متفق ہیں كہ جو شخص بھی دار كفر میں ہو اور ایمان قبول كرنے كے بعد وہ ہجرت كرنے سے عاجز ہو تو جس سے وہ عاجز ہے اس پر وہ واجب نہیں، بلكہ حسب الامكان اس پر واجب ہوتا ہے، اور اسی طرح جب اسے كسی چیز كا حكم معلوم نہ ہو، تو اگر اسے نماز فرض ہونے كا علم نہ ہو، اور كچھ مدت تك وہ نماز ادا نہ كرے، تو علماء كے ظاہر قول كے مطابق اس كے ذمہ نماز كی قضاء نہیں، امام ابو حنیفہ اور اہل ظاہر كا مسلك یہی ہے، اور امام احمد كے ہاں دو میں سے ایك وجہ یہ بھی ہے.

اور اسی طرح باقی سارے فرائض اور واجبات رمضان كے روزے، اور زكاۃ كی ادائیگی وغیرہ بھی.

اور اگر اسے شراب كی حرمت كا علم نہیں ہو اور وہ شراب نوشی كر لے تو مسلمان اس پر حد جاری نہ كرنے پرمتفق ہیں، بلكہ نمازوں كی قضاء میں انہوں نے اختلاف كیا ہے ....

اور اس سب كچھ كی اصل یہ ہے كہ: حكم تو جب ثابت ہوتا ہے جب حصول علم ممكن ہو، اور جب كسی چیز كے وجوب اور فرضیت كا علم ہی نہ ہو تو اس كی قضاء نہیں.

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حدیث ہے كہ: كئی ایك صحابی رمضان المبارك میں طلوع فجر كے بعد بھی اس وقت تك كھاتے اور پیتے رہے جب تك كہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگہ سے واضح نہ ہوا، تو نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قضاء كا حكم نہیں دیا، اور پھر كچھ صحابی ایسے بھی تھے كہ كتنی مدت تك جنابت كی حالت میں ہی نماز ادا كرتے رہے، اور انہیں تیمم كر كے نماز ادا كرنے كے جواز كا علم ہی نہ تھا، مثلا ابو ذر اور عمر بن خطاب اور

عمار رضی اللہ تعالی عنہم جب جنبی ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو بھی قضاء کا حکم نہیں دیا.

اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ مکہ اور کچھ بستیوں اور دیہات میں وہ مسلمان بیت المقدس کی جانب رخ کر کے ہی نماز ادا کرتے رہے، حتی کہ انہیں بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کے حکم کا منسوخ ہونا پہنچ گیا، لیکن کسی کو بھی نمازیں دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہ دیا گیا، اور اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ ہیں.

اور یہ اس اصل کے مطابق ہے جس پر جمہور سلف ہیں کہ: اللہ سبحانہ و تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، تو وجوب قدرت و استطاعت کے ساتھ مشروط ہے، اور سزا بھی اس وقت ہوتی ہے جب حجت قائم ہونے کے بعد مامور کو ترك کیا جائے، یا پھر کسی ممنوع کام کا ارتکاب کیا جائے " انتہی مختصرا.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (19 / 225).

اور اس بنا پر جن عبادات کے وجوب کا آپ لوگوں کو علم نہیں تھا اس میں کسی کی بھی آپ کے ذمہ قضاء نہیں.

اور آپ کو ہماری یہ نصیحت ہے کہ آپ لوگ شرعی علم حاصل کریں، اور دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی کوشش کریں، اور اسلامی تعلیمات اور اس پر عمل پیرا ہونے کی پوری حرص و جدوجھد کریں، اور نئی نسل کی اسلامی تربیت کریں، تا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی سازشوں کا مقابلہ کرسکیں، اور خاص کر آپ کے ملك میں ہونے والی سازش کا.

آخر میں ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے.

واللہ اعلم .